Dr. Musarrat Jahan
Guest Faculty / Asst. Professor
Dept. of Urdu, V.M. College, Hajipur
B.U, Muzaffarpur.
B.A. Part II (H), Paper-IV
Topic – Bagh-o-Bahar ke Maqbooliat ke Asbab.

سوال :- "باغ و بہار" کی مقبولیت کا ناقدانہ جائزہ لیجئے - یا
میر امن دہلوی کی کتاب "باغ و بہار" کی مقبولیت کے اسباب
پر روشنی ڈالئے - یا
"باغ و بہار" کی مقبولیت اس کے اسلوب پر مبنی ہے - مدلل جواب
دیجئے :-

جواب :- "باغ و بہار" میر امن کی مایہ ناز تصنیف ہے - جو اسم
با مسمیٰ کی حیثیت رکھتی ہے یعنی وہ اپنے نام کی طرح واقعی باغ و بہار
ہے - تقریباً دو سو سال قبل لکھی گئی یہ کتاب اپنے شاندار اسلوب
کی بدولت آج بھی شہرت و مقبولیت کی بلندی پر فائز ہے -

"باغ و بہار" میر امن کی طبع زاد تصنیف نہیں ہے بلکہ یہ
میر حسین عطا خاں تحسین کی "نو طرز مرصع" سے ماخوذ ہے - جو
فارسی قصہ چہار درویش کا آزاد ترجمہ ہے - میر امن نے گل کرسٹ
کی فرمائش پر قصہ چہار درویش کو سادہ اور سلیس اردو میں
لکھا -

فورٹ ولیم کالج کا قیام ۱۸۰۰ء میں ہوا - چونکہ اس
ادارے کا قیام ایسٹ انڈیا کے انگریز ملازمین کو ہندوستان
کی عوامی زبان سکھانے کی غرض سے کیا گیا تھا - اس لئے اس کوشش
کو کامیابی سے ہم کنار کرنے کے لئے جہاں فورٹ ولیم کالج میں
ہندوستانی شعبے کے سربراہ جان گلکرسٹ کی خدمات ناقابل

Scanned with CamScanner

فراموش ہیں۔ چونکہ اردو ادب کا سرمایہ میں قصے کہانیوں کی کتابوں کے مزید اضافے کی غرض سے ترجمہ نگاری کی داغ بیل ڈالی اور اسے فروغ دینے کے لئے ملک کے معتبر اور مقتدر قلم کاروں کو دعوتِ ملازمت دی۔ ان قلم کاروں میں میر امن دہلوی، سید حیدر بخش حیدری، شیر علی افسوس، مرزا مظہر علی خاں ولا، کاظم علی جوان، خلیل علی خاں اشک، میر بہادر علی حسینی، نہال چند لاہوری اور للو لال جی وغیرہ نے عربی فارسی اور سنسکرت کی داستانوں اور کہانیوں کو آسان زبان میں ترجمہ کیا۔ ان کتابوں میں داستان "باغ و بہار"، "توتا کہانی"، "آرائشِ محفل"، "بیتال پچیسی"، "سنگھاسن بتیسی"، "داستان امیر حمزہ"، "نثرِ بے نظیر"، "اخلاق ہندی" اور "مذہب عشق" وغیرہ زیادہ معروف ہوئیں۔

میر امن نے کالج کی ملازمت کے دوران "باغ و بہار" اور "گنج خوبی" جیسی دو کتابوں کا ترجمہ آسان زبان اردو میں کیا۔ "گنج خوبی" ملا واعظ حسین کاشفی کی فارسی کتاب "اخلاق محسنی" کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کی زبان بھی سادہ اور سلیس ہے۔ مگر میر امن کا اصل کارنامہ "باغ و بہار" ہے۔

"باغ و بہار" ایک داستان ہے اور اس میں داستان کی خوبیاں اور خامیاں دونوں ہی موجود ہیں۔ وہی عام داستانوں جیسی پر اسراریت اور مہم جوئی اس میں بھی پائی جاتی ہے۔ ہیرو جنگل جنگل بھٹکتا ہے اور صحراؤں کی خاک چھانتا ہوا گوہر مقصود پالینے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ مافوق الفطرت عناصر اور غیبی طاقتوں کی کارفرمائی ہیرو کی کمزوریوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ کردار نگاری میں بھی وہی مثالیت پسندی ہے جو عام

Scanned with CamScanner

داستانوں کا خاصہ ہے۔ البتہ نسوانی کرداروں میں کسی قدر زندگی کی حرارت اور نشوونما کا ثبوت ملتا ہے۔ مرد کرداروں کی طرح عشق و محبت ان کی فطرت میں بھی داخل ہے اور جنس ان کی سب سے بڑی کمزوری ہے لیکن یہ اپنی محبت میں انتہا پسند نہیں ہیں۔ وہ اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہیں اور جب ان کا نسوانی پندار مجروح ہوتا ہے تو وہ اپنی توہین کا بدلہ بھی لینا جانتے ہیں۔

بظاہر "باغ و بہار" وقت گذاری اور دل بہلانے کے لئے لکھی گئی ایک داستان ہے لیکن اس میں اس عہد کی روح سمٹ آئی ہے۔ ذکر چاہے دنیا کے کسی حصے کا ہو، دہلی کے گلی کوچوں اور جیتے جاگتے انسانوں کی پرچھائیاں موجود رہتی ہیں۔ اس میں جتنے واقعات بیان کئے گئے ہیں یا کرداروں سے جتنی باتیں کہلائی گئی ہیں ان میں دہلوی تہذیب و معاشرت کی گہری چھاپ ہے۔ اپنی اس خصوصیت کی وجہ سے یہ کتاب اپنے عہد کی ایک معاشرتی دستاویز بن گئی ہے۔

باغ و بہار کی عظمت و مقبولیت کا انحصار اس کے اسلوب نگارش پر ہے۔ اپنی اسی خصوصیت کی وجہ سے وہ زندہ جاوید ہے اور اس کا شمار اردو کی ان کلاسیکی کتابوں میں ہوتا ہے جن سے اردو زبان کو وسیلۂ اظہار بننے میں مدد ملی ہے۔ باغ و بہار کی اس خوبی کا اعتراف پرانے اور نئے تمام ہی نقادوں نے کیا ہے۔

Continued.

Scanned with CamScanner